وصال کے احوال

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

آغاز مرض

۲۹ صفر بروز دوشنبہ تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ سے واپس آرہے تھے، راہ ہی میں دردسر شروع ہوگیا پھر تپ شدید لاحق ہوئی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو رومال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک پر ڈال رکھا تھا، میں نے اسے ہاتھ لگایا تو سینک آتا تھا، بدن ایسا گرم تھا کہ میرے ہاتھ کو برداشت نہ ہوئی۔ میں نے تعجب کیا۔ فرمایا انبیاء سے بڑھ کر کسی کو تکلیف نہیں ہوتی، اسی لئے ان کا اجر سب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

بیماری میں گیارہ یوم تک مسجد میں آکر خود نماز پڑھاتے رہے، بیماری کے کل دن تیرہ یا چودہ تھے۔

آخری ہفتہ

آخری ہفتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پورا فرمایا تھا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوا کرتے تو یہ دعاء پڑھا کرتے اور اپنے جسم پر ہاتھ پھیر لیا کرتے۔

اَذْهِبِ الْبَأْ سَ رَبَّ النَّا سِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ ، لاَ شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ، اِشْفِ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سُقْمًا.

ترجمہ: اے نسل انسانی کے پالنے والے! خطر کو دور فرمادے اور صحت عطا کر۔ شفا دینے والا تو ہی ہے اور اسی شفا کا نام شفا ہے، جو تو عنایت کرتا ہے، ایسی صحت دے کہ کوئی تکلیف باقی نہ چھوڑے۔

ان دنوں میں، میں نے یہ دعا پڑھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر دم کر کے چاہا کہ جسم اطہر پر مبارک ہاتھوں کو پھیر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ہٹا لئے اور فرمایا ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الأَعْلٰی'' اے اللہ میری مغفرت فرمایئے اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دیجئے۔ (بخاری عن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

پانچ یوم قبل از رحلت

بدھ کا دن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخضب (پتھر کا تغار یا تانبے کا ٹب) میں بیٹھ کر سات کنوؤں کی سات مشکوں کا پانی سر پر ڈالوایا۔ اس تدبیر سے کچھ سکون ہوا، طبیعت ہلکی معلوم ہوئی تو نورافروز مسجد ہوئے اور فرمایا ''تم سے پہلے ایک قوم پیدا ہوئی ہے، جو انبیاء وصلحاء کی قبور کو سجدہ گاہ بناتی تھی۔ تم ایسا نہ کرنا۔ (فرمایا) ان یہودیوں، ان نصرانیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے، جنہوں نے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا'' (صحیحین عن عروۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

فرمایا ''میری قبر کو میرے بعد مسجد نہ بنا دینا کہ اس کی پرستش ہوا کرے'' (مؤطا امام مالک عن عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ)

فرمایا ''اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے، جنہوں نے قبور انبیاء کو مساجد بنایا۔ دیکھو میں تمہیں اس سے منع کرتا رہا ہوں، دیکھو میں تبلیغ کر چکا، الٰہی تو اس کا گواہ رہنا، الٰہی تو اس پر گواہ رہنا''

اس روز آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ منبر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آخری نشست تھی۔

پھر حمد وثناء کے بعد شرکائے احد کے لئے دعائے مغفرت کی اور فرمایا۔

''میں تم کو انصار کے حق میں وصیت کرتا ہوں، یہ لوگ میرے جسم کے پیراہن اور زاد راہ رہے ہیں، انہوں نے اپنے واجبات کو پورا کر دیا ہے اور اب ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں، ان میں سے اچھا کام کرنے والوں کی قدر کرنا اور لغزش کرنے والوں سے درگزر کرنا۔ (زرقانی

جلد۸) اے گروہ مہاجرین تم تو بڑھتے جاتے ہو اور انصار ایسے ہو گئے ہیں کہ آج جس ہیئت پر ہیں اس سے زیادہ نہ ہوں گے۔''

فرمایا''ایک بندے کے سامنے دنیا و مافیہا کو پیش کیا گیا ہے، مگر اس نے آخرت ہی کو اختیار کیا ہے۔'' اس امر کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی سمجھے۔ انہوں نے کہا کہ'' ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں ہمارے زر و مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں'' یہ کہا اور رو پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا''اے ابوبکر! صبر کرو۔ پھر حکم دیا کہ مسجد کے جتنے دروازے کھلے ہیں، ابوبکر کے دروازے کے سوا سب کے سب بند کر دئے جائیں''(صحیح بخاری عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و دارمی و مسلم عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

چار یوم قبل از رحلت

پنجشنبہ (جمعرات) کا ذکر ہے کہ شدت مرض بڑھ گئی۔ اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ''لاؤ تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو''۔

بعض نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر شدت درد غالب ہے، قرآن ہمارے پاس موجود ہے اور ہم کو کافی ہے۔ اس پر آپس میں اختلاف ہوا۔ کوئی کہتا تھا کہ سامان کتاب لے آؤ کہ ایسا نوشتہ لکھا جائے۔ کوئی کچھ اور کہتا تھا۔ یہ شور و شغب بڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سب اٹھ جاؤ''۔

اس کے بعد اسی روز (پنجشنبہ کو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وصیتیں فرمائیں۔

(۱) یہود کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دیا جائے۔

(۲) وفود کی عزت و مہمانی ہمیشہ اسی طرح کی جائے، جیسا کہ معمول نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھا، تیسری وصیت سلیمان الاحول کی روایت (صحیح البخاری، سلیمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) میں بیان نہیں ہوئی، مگر صحیح بخاری کی کتاب الوصایا میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ

رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے متعلق وصیت فرمائی تھی۔

پنجشنبہ مغرب

اس روز مغرب تک کی سب نمازیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی تھیں، نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات کی تلاوت فرمائی۔ اس سورت کی آخری آیت بھی قرآن پاک کی جلالت شان کو آشکارا کرتی ہے ''فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ'' یعنی قرآن پاک کے بعد اور کس کلام پر ایمان لاؤ گے؟ (صحیح البخاری عن ام الفضل والدۃ ابن عباس رضی اللہ عنہم)

پنجشنبہ عشاء

نماز عشاء کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جانے کا تین بار عزم فرمایا۔ ہر دفعہ جب وضو کے لئے بیٹھے، بیہوشی طاری ہوتی رہی۔ آخر فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں (صحیحین عن عبید اللہ بن عبد اللہ، صحیح بخاری کی روایت عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ اس حکم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دہرایا) اس حکم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حیات پاک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی۔

دو یا ایک یوم قبل از رحلت

شنبہ (ہفتہ) یا یکشنبہ (اتوار) کا ذکر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ظہر کھڑی ہو چکی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس و حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کندھوں پر سہارا لئے ہوئے شرف افزائے جماعت ہوئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو۔ پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر بیٹھ کر نماز میں داخل ہو گئے۔ اب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے اور باقی سب لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔ (صحیحین عن عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ایک یوم قبل از رحلت

یکشنبہ (اتوار) کے دن سب غلاموں کو آزاد فرمایا۔ ان کی تعداد بعض روایات میں چالیس بیان ہوئی ہے۔ گھر میں نقد سات دینار موجود تھے، وہ غرباء کو تقسیم کر دیئے۔ اس دن کی شام کو (آخری شب) صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے چراغ کا تیل ایک پڑوسن سے عاریۃً منگوایا تھا۔ سلاحات (ہتھیار) مسلمانوں کو ہبہ فرمائے۔ (بخاری عن عمرو بن الحارث برادر ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس ۳۰/صاع جو میں رہن تھی۔ (بخاری عن اسود عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

آخری دن

دوشنبہ (پیر) کے دن نماز صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ اٹھایا، جو حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور مسجد نبوی کے درمیان پڑا ہوا تھا۔ اس وقت نماز ہو رہی تھی، تھوڑی دیر تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پاک نظارہ کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کا نتیجہ تھا (صحیح مسلم عن انس) ملاحظہ فرماتے رہے۔ اس نظارہ سے رخ انور پر بشاشت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی، اس وقت وجہِ مبارک ورقِ قرآن معلوم ہوتا تھا۔ (صحیحین عن انس رضی اللہ عنہ۔ چہرہ مبارک کو ورق قرآن سے تشبیہ روایت انس میں دی گئی ہے۔ یہ ایک عجیب اور پاک تشبیہ ہے، ورق قرآن پر طلائی کام ہوتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ تاباں پر زردیٔ مرض چھائی ہوئی تھی، لہذا تابانی اور رنگ مرض میں طلاء سے اور تقدس میں قرآن پاک سے تشبیہ دی گئی ہے۔)

صحابہ رضی اللہ عنہم کا شوق اور اضطراب سے یہ حال ہو گیا تھا کہ قریب تھا کہ نماز توڑ کر رخ پر

نور ہی کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ نماز میں آنے کا ہے۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ یہی اشارہ سب کی تسکین کا موجب ہوا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ چھوڑ دیا۔ یہ نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نے مکمل فرمائی۔ (بخاری ومسلم) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا۔

اسی مرض وفات کے دوران ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھک گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا۔ انہوں نے جو سر اٹھایا تو زاروقطار آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پھر قریب ہونے کا اشارہ کیا اور ان کے کان میں کچھ کہا۔ اس مرتبہ جو انہوں نے سر اٹھایا تو مسکرا رہی تھیں لیکن زبان سے کچھ کہتی نہیں تھیں، بلکہ خاموش تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ ماجرا دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا۔ بعد میں میں نے ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ''اول مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں فرمایا کہ آج میرا آخری دن ہے، شام سے پہلے میں اپنے رب سے جاملوں گا۔ یہ سن کر مجھے رونا آ گیا اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں ارشاد فرمایا کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ تمہیں گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملائے اور میرے ہمراہ رکھے۔ اس پر میں ہنس پڑی'' (صحیح بخاری عن عروۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

بعد ازاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پیار کیا وران کے احترام کی وصیت فرمائی۔ (مدارج النبوۃ)

پھر ازواج مطہرات کو بلایا اور ان کو نصیحتیں فرمائیں۔ اسی روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو ''سیدۃ نساء العالمین'' ہونے کی بشارت دی۔ (بخاری عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آخری روز کا نہیں بلکہ آخری ہفتہ کا ہے)

حالت نزع

جب نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اور آپ پر ایک دھاری دار چادر اور گاڑھے کا تہہ بند تھا۔ اتنے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہاتھ میں مسواک لئے آ گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھنے لگے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے مسواک لے لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا، ہاں! انہوں نے عرض کیا اس کو نرم کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا، تو انہوں نے مسواک چبا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔

پانی کا پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے رکھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ انور پر پھیر لیتے تھے۔ چہرہ مبارک کبھی سرخ ہوتا، کبھی زرد پڑ جاتا تھا۔ حضرت فاطمہ سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھ کر عرض کیا، ''آہ کتنا کرب ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تیرے باپ کو آج کے بعد کوئی کرب نہ ہوگا''۔ (بخاری عن انس، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اس وقت زبان مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ''

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور موت میں تلخی ہوا کرتی ہے۔ (صحیح بخاری عن ذکوان)